1 معاشی نمو کے ساتھ قیمتوں کا استحکام

1.1 زری پالیسی کی تشکیل

زری پالیسی میں نرمی کا جو عمل مالی سال 12ء میں شروع ہوا تھا وہ مالی سال 13ء میں بھی جاری رہا۔ اسٹیٹ بینک نے مالی سال 13ء کے دوران اپنے پالیسی ریٹ میں 300 بیسس پوائنٹس کمی کی تھی۔ اس طرح گذشتہ دو برسوں کے دوران مجموعی طور پر 500 بی پی ایس کٹوتی کی گئی جس کے نتیجے میں اسٹیٹ بینک کا معکوس ریپو ریٹ 9.0 فیصد پر آ گیا۔ مالی سال 13ء میں ان پالیسی فیصلوں کے اہم محرکین میں گرانی میں توقع سے زیادہ کمی اور ملک میں گرتی ہوئی نجی سرمایہ کاری کو فروغ دینا شامل تھے۔ یہ پالیسی اقدامات کرتے ہوئے اسٹیٹ بینک نے ان خطرات کو تسلیم کیا جو معیشت کے مالیاتی اور بیرونی شعبوں کے باعث جنم لے رہے تھے۔

مالی سال 13ء کی پہلی ششماہی کے دوران اسٹیٹ بینک نے اپنے پالیسی ریٹ میں مجموعی طور پر 250 بی پی ایس کی کمی کی تھی۔ پالیسی ریٹ میں ابتدائی طور پر 150 بی پی ایس کی کمی کرتے ہوئے اگست 2012ء میں اسے 10.5 فیصد کر دیا گیا جبکہ اکتوبر اور دسمبر 2012ء میں بالترتیب 50، 50 بی پی ایس کی کمی کے بعد پالیسی ریٹ 9.5 فیصد پر آ گیا۔ مالی سال 13ء کے آغاز میں مالیاتی انحراف اور مالی رقوم کی آمد میں کمی کے باعث اسٹیٹ بینک معیشت میں بلند گرانی اور پست اقتصادی نمو کے درمیان توازن برقرار رکھنے کے متعلق محتاط تھا۔ تاہم، اسٹیٹ بینک نے زری پالیسی فیصلے کرتے وقت معاشی نمو کی ترجیحات کو زیادہ وزن دینے کا فیصلہ کیا۔ ابتدا میں اسٹیٹ بینک کو توقع تھی کہ مالی سال 13ء میں صارف اشاریہ قیمت گرانی دو ہندسی رہے گی۔ بعد ازاں، مالی سال 13ء میں گیس کی سرکاری قیمتوں میں خاصی کمی اور غذائی گرانی میں کمی کی وجہ سے 9.5 فیصد گرانی کے ہدف کو حاصل کرنے کے امکانات بڑھ گئے تھے۔ قوزی گرانی میں بھی کمی ہوئی تھی جس کی وجہ سے پالیسی ریٹ میں مزید کٹوتی کا موقع مل سکا۔

مالی سال 13ء کی دوسری ششماہی کے بیشتر حصے میں اسٹیٹ بینک زری پالیسی کو مزید نرم کرنے کے متعلق محتاط رہا تھا۔ اپنے فروری 2013ء اور اپریل 2013ء کے فیصلوں میں اسٹیٹ بینک نے پالیسی ریٹ میں کوئی تبدیلی نہ کرتے ہوئے اسے 9.5 فیصد پر برقرار رکھا تھا۔ پالیسی ریٹ کو برقرار رکھنے والا اہم عامل ادائیگیوں کے توازن کی پوزیشن کا انتظام کرنے میں متوقع مشکلات تھیں۔ تاہم، گرانی میں مسلسل کمی کے نتیجے میں قرض گیری کی حقیقی لاگت مسلسل بڑھ رہی ہے جس نے اسٹیٹ بینک کو جون 2013ء میں پالیسی ریٹ میں مزید 50 بی پی ایس کی کمی کرتے ہوئے اسے 9.0 فیصد کرنے کا موقع دیا۔

1.2 شعبہ زری پالیسی

شعبہ زری پالیسی اسٹیٹ بینک کے بنیادی شعبوں میں سے ایک ہے جو زری پالیسی کی تشکیل کے لیے تحقیق پر مبنی تجزیے فراہم کرتا ہے۔ یہ اسٹیٹ بینک کے سینٹرل بورڈ آف ڈائریکٹرز اور سینئر مینجمنٹ کو زری پالیسی کے متعلق فیصلے کرنے کے لیے زری پالیسی پر دانشورانہ، تجزیاتی اور اہم معلومات فراہم کرتا ہے۔ اس ضمن میں شعبہ، زری پالیسی کے مسودے کی تیاری، زری پالیسی معلومات کے خلاصے کو مرتب کرنے اور اہم معاشی اظہاریوں کی پیش گوئیاں تیار کرتا ہے۔

مالی سال 13ء کے دوران شعبہ زری پالیسی نے زری پالیسی کے متعلق اسٹیٹ بینک کے اسٹریٹجک مقاصد کے حصول میں خاصی پیش رفت کی ہے۔ زری پالیسی کی ترسیلی میکانیت کے حوالے سے شرح سود، شرح مبادلہ، اور قرضہ جاتی ذرائع پر مزید تحقیق کی گئی۔ شعبے نے شرح سود کے تخمینے کی منتقلی، کھلی (uncovered) شرح مبادلہ کی شرح سود مساوات کے نظریے، زراعانت پر مبنی قرض گاری کے کردار، قرضہ جاتی ذریعے میں کارپوریٹ کی بیلنس شیٹ پر کام شروع کر دیا ہے۔ ان منصوبوں سے پاکستان میں زری پالیسی کی اثر انگیزی کے متعلق ہماری سوجھ بوجھ کو بڑھانے میں مدد ملے گی۔

شعبہ زری پالیسی نے اپنے آپریشنل کاموں کو مزید بہتر بنایا ہے۔ اکانومیٹرک تکنیکوں کی تازہ کاری اور اہم معاشی متغیرات کی پیش گوئیوں کو بہتر بنانے کے لیے کمپیوٹنگ سافٹ ویئر کو استعمال کیا گیا۔ غیر مجموعی صارف اشاریہ قیمت گرانی کے ڈیٹا کا تجزیہ کرکے گرانی کی پیش گوئی میں مزید توسیع کی گئی ہے اور ویکٹر آٹو ریگریشن ماڈلز کے لیے بے سین (Bayesian) تخمینوں کو شامل کیا گیا ہے۔ ان اقدامات سے صارف اشاریہ قیمت باسکٹ پر متوقع اور غیر متوقع دھچکوں کے اثر کا جائزہ لے کر منظرنامے کے تجزیے میں خاصی مدد ملی ہے۔

نجی شعبے کے کاروباری اداروں کو قرضوں اور سرکاری شعبے کی انٹرپرائزز کے قرضوں کی پیش گوئی میں ان معاشی متغیرات کا اضافہ کیا گیا، جن کا تخمینہ لگایا جارہا ہے۔ اہم فہرستی کمپنیوں کے مالی گوشواروں کے جامع جائزے کی بنیاد پر، جو معیشت کے اہم شعبوں کی نمائندگی کرتے ہیں، شعبہ زری پالیسی کارپوریٹ نفع یابی اور صنعت کے امکانات کی بہتر تفہیم چاہتا ہے۔ (الف) بینکوں کی قرض گاری کے رویے (ب) امانتوں کے رویے اور (ج) بینکاری شعبے کے تفاوت کے ایک خصوصی جائزے سے مالی شعبے کا ایک جائزہ لیا جارہا ہے۔ اس کا مقصد رسد کی فراہمی کے تحرکات اور بینکاری شعبے کے خطرات مول لینے کے رویے کا جائزہ لینا اور نجی شعبے کی امانتوں اور ذاتی زمروں کی پیش گوئی شامل ہیں۔ مزید برآں، مالی منڈیوں اور سیالیت کی صورتحال کا جائزہ بازار میں سیالیت کے تجزیے اور بازار کی شرح ہائے سود میں تبدیلیوں کے لیے کیا جارہا ہے۔

ان پیش گوئیوں کو اہم معاشی اظہاریوں کی ہم آہنگ پیش گوئیوں کی تیاری کے لیے ایک معاشی فریم ورک میں یکجا کردیا گیا ہے۔ معاشی پیش گوئیوں کے معیار کو حقیقی جی ڈی پی اور بڑے پیمانے کی اشیا سازی کے اشاریے کے لیے سادہ وقت سریز ماڈلز استعمال کرکے بہتر بنایا گیا ہے۔ مستقبل میں پیش گوئیوں کے معیار کو بہتر بنانے کے لیے اہم معاشی متغیرات کے مزید رویوں کے پہلوؤں کی تفتیش پر توجہ مرکوز کی جائے گی۔ مزید برآں، اسے وسط مدتی اقتصادی فریم ورک کی پیش گوئیوں کا ایک باقاعدہ جز بنانے کے لیے قرضہ جاتی پائیداری کے تجزیے پر کام شروع کردیا گیا ہے۔

زری پالیسی کو مؤثر بنانے میں ابلاغ کے اہم کردار کو مدنظر رکھتے ہوئے شعبے نے اپنے زری پالیسی مؤقف کی ترسیل کو مؤثر بنانے کے لیے خاصی کوششیں کی ہیں۔ اسٹیٹ بینک نے مالی سال13ء کے دوران چھ بار زری پالیسی کا اعلان کیا۔ اگست 2012ء اور فروری 2013ء میں جاری ہونے والے دو زری پالیسی بیانات میں معیشت کا تجزیاتی اور مستقبل بین جائزہ فراہم کیا گیا ہے جس میں زری پالیسی مؤقف کا تعین کرنے والے عوامل پر روشنی ڈالی گئی تھی۔ اس کے علاوہ اکتوبر 2012ء، دسمبر 2012ء، اپریل 2013ء اور جون 2013ء میں دو مختصر بیانات جاری کیے گئے تھے۔ شعبے نے زری پالیسی کو بیان کرنے کے لیے الیکٹرانک میڈیا پر مختلف انٹرویوز اور مباحثوں میں بھی شرکت کی اور مختلف فریقوں کے سوالات کا جواب دیا گیا۔

مالی سال13ء کے دوران شعبے نے مالی منڈی کے تجزیہ کاروں اور بینکوں کے ٹریژری سربراہان کے لیے مباحثے منعقد کیے جن کا مقصد پاکستان میں زری پالیسی کے نفاذ کے متعلق تصورات، طریقوں اور مسائل پر معلومات اور تصورات کا تبادلہ کرنا تھا۔ زری پالیسی معلومات کے خلاصے کو اضافی ڈیٹا اور تاریخی رجحانات شامل کرکے مزید بہتر بنایا گیا۔ زری پالیسی کا ویب پیج جائزے کے حتمی مراحل میں ہے اور امید ہے کہ مالی سال14ء میں اسے اسٹیٹ بینک کی ویب سائٹ پر آویزاں کردیا جائے گا۔

اطلاقی معاشیات کی تحقیق میں اسٹیٹ بینک کے افسران کی صلاحیتوں کو بڑھانے کے مقصد اور ہم عصر معاشی مسائل پر مباحثوں کو فروغ دینے کے لیے اسٹیٹ بینک نے ستمبر 2001ء میں ورکنگ پیپر سیریز شروع کی تھی۔ ڈائریکٹر شعبہ تحقیق 2001ء سے اس کے مدیر کے فرائض انجام دے رہے تھے۔ اس ورکنگ پیپر سریز کے تحت مالی سال12ء تک 52 پیپرز شائع کیے گئے۔ اس سریز میں اب تمام مصنفین بشمول اسٹیٹ بینک سے باہر کے افراد بھی اقتصادی تحقیق پر پیپر جمع کراسکتے ہیں۔ زری پالیسی شعبے کے سربراہ اب اسٹیٹ بینک ورکنگ پیپر سریز کے مدیر ہیں۔ متعلقہ ماہرین پہلے تحقیقی پیپر کا جائزہ لیتے ہیں اور اسے ایک سیمینار میں پیش کرتے ہیں۔ سفارش کیے جانے پر نظرثانی شدہ پیپر مختلف آراء کی روشنی میں اسٹیٹ بینک کی ویب سائٹ پر جاری کردیا جاتا ہے۔ مالی سال13ء کے دوران بینک نے ایسے 9 پیپرز (ایس بی پی ورکنگ پیپر نمبر 53 تا61) جاری کیے تھے۔

1.3 شعبہ تحقیق

شعبہ تحقیق کا موجودہ ایجنڈا پالیسی سازوں کو ساختی لحاظ سے معیشت کا مطالعہ کرنے میں مدد دینا ہے جس سے اقتصادی ایجنٹس (گھرانوں، فرمز، بینکوں، حکومت اور مرکزی بینک) کو ایک دوسرے کے ساتھ اس انداز میں ارتباط کا موقع ملتا ہے جس میں ان ایجنٹس کے ماضی اور مستقبل بین رویے شامل ہوتے ہیں۔ اس تیار کردہ ساخت سے پالیسی ساز کو معیشت کے لیے ایک برتر احساس، غیر متوقع تبدیلی کی صورت میں معیشت میں ممکنہ تبدیلیوں کی نشاندہی اور یہ سمجھنے میں مدد ملتی ہے کہ پالیسی اقدامات کس طرح ان مختلف متغیرات پر اثر انداز ہوتے ہیں، جو پالیسی ساز کے لیے اہمیت کے حامل ہیں۔

مذکورہ بالا حدود پر قابو پانے کے لیے اقتصادی ساخت کی تعمیر کے متعلق دو طرز فکر پائے جاتے ہیں: (1) ایک خود ساختہ طرز فکر جس میں لٹریچر سے سیکھ کر اپنے ماڈلز کا اطلاق پاکستان پر کرنا، یہ فرض کرتے ہوئے کہ لٹریچر میں مطالعہ کیے جانے والے منتظمین کے تجربات اور ہمارے اقتصادی ایجنٹس یکساں ہیں (2) ایک ڈھانچے کی تعمیر جس نے پاکستانی معیشت کے بعض اجزا کے اقتصادی ایجنٹس کی جزوی معاشی خصوصیات کو داخلی بنا دیا ہے: ایک جزوی بنیاد پر کلی ماڈل۔ مؤخر الذکر طرز فکر کے لیے ماڈل پر مبنی پیچیدہ ساختوں کی تیاری اور ان کی تجرباتی جانچ اور اہم ایجنٹس کے رویے پر جزوی ڈیٹا کو جمع کرنا اور اس کا معائنہ ضروری ہے۔ شعبہ تحقیق مؤخر الذکر طرز فکر کو استعمال کرتے ہوئے پالیسی سازی میں کردار ادا کرتا ہے اور اس کے بیشتر کام کا عالمی ماہرین جائزہ لیتے ہیں۔

مالی سال 13ء کے دوران شعبہ تحقیق نے پاکستان کے کاروباری چکر میں اتار چڑھاؤ کے سالانہ انفرادی حقائق کے ساتھ ساتھ پاکستان کے لیے حقیقی کاروباری چکر ماڈل کو سادہ اور بہتر بنانے کا کام مکمل کرلیا۔ مزید برآں، پاکستان کے لیے متحرک قیاسی عمومی توازن (ڈی ایس جی ای) ماڈل کا دوسرا جائزہ سالانہ اور سہ ماہی دونوں مدتوں کے لیے سادہ بیسیان ماڈل میں قیمت اور اجرت کے مسائل پر مشتمل تھا۔ گھرانوں، فرمز، کمرشل بینکوں، زری حکام اور حکومت کے لیے ایک نیا ڈی ایس جی ای ماڈل تیار کیا جا رہا ہے۔ اس ماڈل کو کمرشل بینکوں کی قرض گاری کے رویے اور مجموعی معیشت پر حکومتی قرض گیری کے اثرات کو دریافت کرنے / سمجھنے کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔ اس ماڈل کے نتائج کو مالی سال 13ء کی سہ ماہی رپورٹ کے خصوصی سیکشن میں دیا گیا۔

شعبہ تحقیق نے مینجمنٹ کو مستقبل بین پالیسی فیصلہ سازی میں سہولت دینے کے لیے اپنی جزوی سطح کے تحقیقی ایجنڈے کو جاری رکھا۔ اس ضمن میں صارفی اعتماد اور گرانی کی توقعات کے اشاریوں کو تشکیل دیا جا رہا ہے اور انہیں زری پالیسی پر غور وخوض میں بینک کی مینجمنٹ باقاعدگی سے استعمال کر رہی ہے۔ شعبہ تحقیق انہیں خود بھی استعمال کرتا ہے، پاکستان کی معیشت کی کیفیت پر اسٹیٹ بینک کی سالانہ اور سہ ماہی جائزہ رپورٹس میں۔ بیرونی فریقوں کے فائدے کی غرض سے اسٹیٹ بینک دسمبر 2013ء سے صارفی اعتماد اور گرانی کی توقعات کے سروے کے نتائج اور اس کے پس منظر میں کی گئی تحقیق ویب سائٹ پر شائع کر رہا ہے: .(http://dsqx.sbp.org.pk/ccs/index.php)۔

شعبہ تحقیق نے مالی سال 13ء کے دوران پاکستان بھر میں ملکی اور بیرونی بینکوں کے منتخب سینئر افسران کو ای میلز کے ذریعے قرضہ جاتی جانچ کے ایک سروے کا آغاز بھی کیا ہے جس کا مقصد کارپوریٹ کے ساتھ ساتھ ملک میں ایس ایم ای کاروباری قرضوں کی طلب و رسد ذرائع کے تحرکات کو سمجھنا ہے۔ یہ سروے تیاری کے مرحلے میں ہے۔ ہمیں توقع ہے کہ آئندہ برس سے یہ باقاعدگی سے کیا جانے لگے گا۔ شعبہ تحقیق نے کاشت کاروں کی جانب سے قرضے کی طلب و رسد سے متعلق مسائل، تجرباتی بنیاد پر، کو سمجھنے کے لیے ایک منفرد منصوبہ شروع کیا ہے۔ زرعی قرضوں پر خصوصی توجہ دینے کا سبب پاکستان میں شعبہ زراعت کی جمود کا شکار نمو ہے۔

اس شعبے نے مالی سال 13ء کے دوران اسٹیٹ بینک ورکنگ پیپر سریز میں بھی کردار ادا کیا۔ مثلاً 'ترقی پذیر ملک میں اجرتوں میں سست اضافہ: پاکستان میں ساختی انٹرویوز کے اسباق ایک اہم کام ہے۔ تحقیقی جائزے کے لیے انٹرویوز رسمی شعبے کی اشیا ساز فرمز کے مینیجرز کے نمونے کی بنیاد پر کیے گئے اور اس نے ترقی پذیر ممالک میں لیے گئے جائزوں کے ساتھ تقابل کی ایک بنیاد فراہم کی اور یہ سمجھنے میں مدد ملی کہ اجرتوں میں سست اضافہ کس طرح زری پالیسی کی ترسیل پر اثر انداز ہوتا ہے۔

شعبہ تحقیق 'ایس بی پی ریسرچ بلیٹن' بھی شائع کرتا ہے جس کا مقصد اس بلیٹن کو عالمی معیار کا حامل جرنل بنانا ہے۔ مالی سال 13ء کے نظر ثانی کے عمل اور ادارتی بورڈ میں چند تبدیلیاں متعارف کرائی گئیں۔ اب اس جرنل میں اسٹیٹ بینک سے باہر کے محققین بھی اپنا حصہ ڈال سکتے ہیں۔ بلیٹن کے لیے جو مسودے جمع کرائے جاتے ہیں بورڈ پہلے خود ان کی جانچ کرتا

ہے۔ اگر یہ مسودہ بلیٹن کے معیار پر پورا اترتا ہے تو پھر اسے معائنہ کاروں کو بھیجا جاتا ہے۔ مزید برآں، ایک مختصر پیپرز/نوٹس سیکشن بھی بلیٹن میں شامل کیا گیا ہے تاکہ ان نوجوان ماہرین معاشیات کی حوصلہ افزائی ہوسکے جو حالیہ معاشی مسائل پر اپنی تحقیق کررہے ہیں۔ اس کا شمارہ 2013ء میں جاری ہوا تھا (جلد 9) جس میں دو مضامین، دو مختصر نوٹس، ایک رائے اور ایک جائزہ شامل تھا۔

شعبہ تحقیق نے حالیہ قیمتوں اور مستقل قیمتوں (2000-1999) پر بعض ذیلی شعبوں کی بنیاد پر گذشتہ برس مجموعی سہ ماہی جی ڈی پی کا تخمینہ لگایا تھا، پیداوار اور اخراجات دونوں لحاظ سے مالی سال 73 تا مالی سال 10ء تک کی مدت کے لیے۔ مالی سال 13ء کے دوران مذکورہ سہ ماہی جی ڈی پی سیریز کی اخذکردہ کوریج کو آئندہ دو برسوں (مالی سال 11ء۔ مالی سال 12) تک توسیع دے دی گئی اور ایس بی پی ریسرچ بلیٹن جلد 9 میں پورا پیپر شائع کیا گیا۔ سہ ماہی جی ڈی پی ڈیٹا کو پاکستان کے عمومی توازن ماڈلز میں استعمال کیا گیا۔

مالی سال 12ء کے لیے اسٹیٹ بینک (اور اس کے ذیلی اداروں) کی سالانہ رپورٹ (کارکردگی پر) شعبہ تحقیق نے مرتب کی تھی۔ اس رپورٹ کے لیے مواد بینک کے مختلف شعبوں، ایس بی پی ایس سی اور نباف نے فراہم کیا ہے۔

مالی سال 13ء کے دوران شعبے نے ذیل میں دیئے گئے عالمی سطح کے سیمینارز منعقد کیے:

26 واں سارک فنانس گروپ اجلاس

16 مئی 2012ء کو نیپال میں منعقد ہونے والے 24 ویں گروپ اجلاس کے فیصلے کی روشنی میں اسٹیٹ بینک نے 26 واں سارک فنانس گروپ اجلاس اور سارک فنانس گورنرز سمپوزیم کے ساتھ ساتھ 18 تا 19 جون 2013ء کو اسلام آباد میں ایشین کلیئرنگ یونین کے بورڈ آف ڈائریکٹرز کا اجلاس بھی منعقد کیا۔

سارک رکن مرکزی بینکوں/زری حکام کے گورنرز اور سارک ممالک کے خزانہ سیکریٹریز نے 18 جون 2013ء کو منعقد ہونے والے 26 ویں سارک فنانس گروپ اجلاس میں شرکت کی۔ مالدیپ مانیٹری اتھارٹی کے گورنر اور چیئرمین ڈاکٹر فضل نجیب نے اجلاس کی صدارت کی۔ اس اجلاس کے دوران کیے گئے اہم فیصلوں میں سارک فنانس کے ٹرم آف ریفرنس کی شق 4 میں ترمیم کی منظوری دی گئی۔ سارک فنانس پورٹل پر سارک فنانس کی 10 سالہ تاریخ اور سارک فنانس اسکالرشپ اسکیم بھی متعارف کرائی گئی۔

سارک فنانس گورنرز سمپوزیم

اسٹیٹ بینک نے 18 جون 2013ء کو اسلام آباد میں 9 ویں سارک فنانس گورنرز سمپوزیم کا بھی انعقاد کیا۔ گورنرز سمپوزیم میں سارک خطے پر یورو قرضہ بحران کے اثرات کا جائزہ لیا گیا۔ پاکستان کے علاوہ سارک رکن ممالک کے وفود نے بھی اس میں شرکت کی۔ گورنر اسٹیٹ بینک یاسین انور نے گورنرز سمپوزیم کی سربراہی کی۔ سارک مرکزی بینکوں کے گورنرز یا ان کے نمائندوں نے اس موضوع پر اپنے کنٹری پیپرز پیش کیے تھے۔ ڈاکٹر عشرت حسین (سابق گورنر اسٹیٹ بینک اور آئی بی اے کراچی کے موجودہ ڈین اور ڈائریکٹر) اور ڈاکٹر احتشام احمد (سابقہ آئی ایم ایف اہلکار اور ایل ایس ای ایشیا ریسرچ سینٹر اور زیڈ ای ایف یونی ورسٹی بون جرمنی کے سینئر فیلو) نے بھی اس موقع پر دیگر اہم مقررین کے ہمراہ اپنے خیالات کا اظہار کیا۔

سارک مرکزی بینکوں کے ماہرین معاشیات کا اجلاس

اسٹیٹ بینک نے 19 جون 2013ء کو اسلام آباد میں سارک مرکزی بینکوں کے سینئر حکام کا پہلا (گول میز) اجلاس منعقد کیا۔ اس اجلاس کا مقصد موجودہ عالمی معاشی حالات میں سارک ممالک کو درپیش مشترکہ چیلنجز/مسائل پر غیر رسمی بات چیت تھی۔ اجلاس کے شرکا نے اس مباحثے سے بہت کچھ سیکھا اور مخصوص اقتصادی مسائل کے متعلق ملکی تجربات سے استفادہ کیا۔ پاکستان کے علاوہ افغانستان، بنگلہ دیش، بھوٹان، بھارت، نیپال اور سری لنکا کے مندوبین بھی شریک تھے۔

19 واں زاہد حسین میموریل لیکچر[1]

انیسویں زاہد حسین میموریل لیکچر میں کیمبرج یونی ورسٹی کے پروفیسر ہاجون چینگ نے 'اقتصادی ترقی میں ریاستی کردار پر نئی سوچ' پر خطاب کیا۔ لیکچر کے شرکا میں ملک کے ممتاز ماہرین معاشیات، بینکاروں، سفارتکاروں، حکومتی اہلکاروں اور اسٹیٹ بینک کے افسران نے شرکت کی۔ گذشتہ برسوں کی طرح اسٹیٹ بینک نے اسلام آباد میں اے سی یو/سارک فنانس کے موقع پر اس لیکچر کا انعقاد کیا تھا۔

1.4 شعبہ اقتصادی پالیسی جائزہ

شعبہ اقتصادی پالیسی جائزہ اسٹیٹ بینک کی نمائندہ مطبوعات کے ذریعے معیشت کی کارکردگی کی جانچ کرتا ہے اور اس کا تجزیہ فراہم کرتا ہے۔ اس کی تیار کردہ رپورٹس میں اسٹیٹ بینک آف پاکستان ایکٹ 1956ء کی لازمی دفعات کے مطابق سالانہ اور سہ ماہی رپورٹس شامل ہیں۔ شعبہ تحقیق زری پالیسی کی تشکیل سے متعلق مباحث میں بھی سرگرمی سے شرکت کرتا ہے۔ مالی سال 13ء کے دوران شعبے نے مالی سال 12ء میں معیشت کی کیفیت پر سالانہ رپورٹ اور مالی سال 13ء کے معاشی حالات پر تین سہ ماہی رپورٹس تیار کیں۔ ان رپورٹس کو پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں میں جمع کرایا گیا۔

رپورٹس شائع کرنے کے باقاعدہ فریضے اور زری پالیسی کی تشکیل میں معاونت کے علاوہ شعبہ اقتصادی پالیسی جائزہ نے مختلف حکومتی ایجنسیوں/وزراء کی جانب سے معلومات کے لیے بھیجے گئے متعدد حوالہ جات کا جواب بھی دیا اور گورنر کے لیے تقریریں تیار کیں۔

شعبہ اقتصادی پالیسی جائزہ اپنے سالانہ اور سہ ماہی جائزوں میں پاکستانی معیشت کے تجزیے کے معیار اور گہرائی کو مسلسل بہتر بناتا رہا ہے۔ گذشتہ برسوں کی طرح مالی سال 13ء میں بھی اسٹیٹ بینک کی تیار کردہ رپورٹس میں شامل اہم اقتصادی مسائل پر ماہرین، میڈیا اور عوام میں بحث کی گئی۔ سالانہ رپورٹ میں ان مسائل کو اجاگر کیا گیا تھا (الف) توانائی کی قلت، سیکورٹی خدشات اور مسلسل دو برسوں تک سیلاب کے باعث معاشی نمو میں رکاوٹیں (ب) کارکنوں کی ترسیلات زر، جو کہ ایک متحرک غیر رسمی معیشت ہے، کی بلند سطح کے باعث صرف کی بلند نمو، بلند مالیاتی اخراجات، لیکن ملک میں سرمایہ کاری کی پست سطح (ج) پائیدار مالیاتی خسارہ جس نے گرانی، نجی سرمایہ کاری کے سکڑاؤ اور بینکوں کی بیلنس شیٹس کو متاثر کیا تھا اور ملک کو قرضوں کے چنگل میں دھکیل دیا اور (د) توانائی کے مسئلے کو حل کرنے کے لیے فیصلہ کن اصلاحات، پی ایس ایز کو دوبارہ متحرک کرنے اور مالیاتی صورتحال میں بہتری لانا شامل ہیں۔

مالی سال 13ء کے لیے اسٹیٹ بینک کی سہ ماہی رپورٹس میں اقتصادی پیش رفت کا تجزیہ کیا گیا اور اصلاحات کے اہم شعبوں کی نشاندہی کی۔ ان رپورٹس میں اہم مسائل کو نمایاں کرنے کے لیے متعدد باکسز اور خصوصی سیکشنز بھی شامل کیے گئے تھے، معیشت کے باقاعدہ جائزے کے علاوہ، جسے نیچے دیا گیا ہے:

- پہلی سہ ماہی رپورٹ میں صرفی طلب پر ایک باکس دیا گیا جس میں ایک جانب صرف میں بلند نمو کے پس پردہ عوامل کو دریافت کیا گیا (جو صارفی پائیدار اشیا، نئی غذائی پروسیسنگ صنعتوں کے قیام اور تعمیراتی سرگرمی میں پائیدار نمو سے واضح ہے) اور دوسری جانب گھریلو برقی آلات اور گاڑیوں کی پیداوار میں منفی نمو کا جائزہ لیا گیا جو صارفی طلب کا اہم پیمانہ ہیں۔

- دوسری سہ ماہی رپورٹ میں گذشتہ دو برسوں کے دوران گرانی میں کمی کے رجحان کا جائزہ لیا گیا۔ اس میں زور دیا گیا کہ حالیہ کمی کا سبب متعدد موافق عوامل اور پالیسی فیصلے ہیں۔ اس میں شرح مبادلہ، سرکاری قیمتوں اور اجناس کی عالمی قیمتوں میں گرانی کے رجحان سے روابط کی تشریح بھی کی گئی۔

- تیسری سہ ماہی رپورٹ میں ان مسائل پر چار باکسز شامل کیے گئے (i) پاکستان دفتر شماریات کی جانب سے قومی آمدنی کھاتوں کو نئی بنیاد رکھا، مالی سال 2000-1999ء تا 06-2005ء (ii) ٹیکس استثنٰی اسکیمیں (iii) سرکاری قرضوں میں تیزی سے اضافہ اور (iv) ذخائر کی موزونیت کے مخلوط اظہار یے۔ مزید

1 اسٹیٹ بینک اپنے پہلے گورنر کی یاد میں زاہد حسین میموریل لیکچرز کی ممتاز سیریز کا باقاعدگی سے انعقاد کرتا رہا ہے۔ یہ سلسلہ 1975ء میں شروع ہوا تھا اور اب تک 19 لیکچرز دیے جا چکے ہیں۔

برآں، اس رپورٹ میں بالادست گیر (حکومت) کے ساتھ معاشی تحرکات پر ایک خصوصی سیکشن بھی شامل کیا گیا۔ جس میں اسٹیٹ بینک کو درپیش مشکل صورتحال کو اجاگر کیا گیا یعنی حکومت کی جانب سے قرضوں کی ناختم ہونے والی طلب کی صورت میں مرکزی بینک کس طرح گرانی پر مبنی مالکاری کا انتظام کرتا ہے جبکہ اسے نجی شعبے کو قرضوں کی فراہمی مناسب سطح پر بھی رکھنا ہوتی ہے۔

اوپر بیان کردہ باکسز اور خصوصی سیکشنز جو اسٹیٹ بینک کی نمائندہ رپورٹس میں دیئے گئے تھے، کے علاوہ شعبے نے زیرِ جائزہ سال کے دوران مختلف معاشی مسائل پر الگ الگ پیپرز بھی تیار کیے۔ مثلاً، ایک نوٹ تیار کیا گیا (بینک کی سینئر مینجمنٹ کے لیے) قدرتی گیس کے بحران کا حل نکالنے کے لیے جس میں گھریلو صرف کے رجحانات، توانائی کی ضروریات اور توانائی کے آمیزے پر توجہ مرکوز کی گئی تھی۔ اس میں گیس مختص کرنے کا ایک ممکنہ فریم ورک بھی تجویز کیا گیا تھا۔ پاکستان میں بینکوں کے لیے زیادہ سیالیت پر ایک اور پیپر تحریر کیا گیا جسے ایس بی پی ورکنگ پیپر سیریز کے ایڈیٹر کے پاس جمع کرادیا گیا۔ قیمتوں کی سطح کے میلان پر ایک تحقیقی پیپر (جسے شعبہ اقتصادی پالیسی جائزہ اور شعبہ تحقیق کے افسران نے مشترکہ طور پر تحریر کیا تھا) پاکستان اکنامک اینڈ سوشل ریویو، 1:51 (2013ء) بھی شائع کیا گیا تھا۔

شعبہ اقتصادی پالیسی جائزہ بھی اسٹرےٹجک منصوبہ 15-2011ء کے تحت اہم مقاصد کے حصول میں بینک کے دیگر شعبوں کے ہمراہ اپنا کردار ادا کر رہا ہے۔ یہ معاشی فریم ورک کے اہم متغیرات کی پیش گوئیوں میں شعبہ زری پالیسی کو اپنا فیڈ بیک فراہم کرتا ہے۔ یہ کلی ماڈل کی تیاری، پاکستان کے دیہی علاقوں میں قرضہ جاتی طریقہ کار پر تجرباتی اقتصادی جائزوں، سروے پر مبنی تحقیق کے متعلق شعبہ تحقیق کو اپنی تجاویز دیتا ہے۔ شعبہ اس وقت مجموعی سرمایہ کاری کے تاریخی تجزیے کے ساتھ ساتھ اس کی شعبہ جاتی تقسیم کا تاریخی تجزیہ بھی کر رہا ہے۔ ان رجحانات کا وسیع تر سطح پر جائزہ لینے کے بعد شعبہ تحقیق کے ساتھ مل کر جزوی سروے کیے جائیں گے تاکہ پاکستان میں سرمایہ کاری کی پست سطح میں حائل رکاوٹوں کی نشاندہی کی جاسکے۔

1.5 شعبہ شماریات و ڈیٹا ویئر ہاؤس

شعبہ شماریات و ڈیٹا ویئر ہاؤس مرکزی بینکاری سے متعلق اقتصادی، مالی و زری پہلوؤں پر شماریات جمع کرنے اور مرتب کرنے کا کام انجام دیتا ہے۔ یہ شعبہ مختلف میعاد کے زرو بینکاری، عالمی تجارت، ادائیگیوں کے توازن، عالمی سرمایہ کاری پوزیشن، شرح مبادلہ، زرمبادلہ کے ذخائر، بیرونی سرمایہ کاری، نجی بیرونی قرضے اور فنڈز کے بہاؤ کے ڈیٹا کو جمع کرنے اور ترتیب دینے کا کام انجام دیتا ہے۔ ان شعبوں کے بعض فارمیٹس / جداول کی اسٹیٹ بینک ویب سائٹ کے ذریعے ترسیل کی جاتی ہے اور انہیں مطبوعات کی شکل میں بھی شائع کیا جاتا ہے۔ بینک کی ویب سائٹ پر 'پیشگی اجرا کا کیلنڈر' دستیاب ہے۔ شعبہ باقاعدگی سے دو ماہانہ، دوسہ ماہی، ایک ششماہی اور آٹھ سالانہ مطبوعات شائع کرتا ہے۔ اس لیے دنیا بھر کے مختلف مرکزی بینکوں کے شعبہ شماریات کی طرح یہ شعبہ بھی بینک کی زری، شرح مبادلہ اور دیگر پالیسیوں کی تشکیل، نفاذ اور نگرانی میں اعانت فراہم کرتا ہے۔ شعبہ شماریات و ڈیٹا ویئر ہاؤس دیگر پالیسی سازوں، حکومت، علمی ماہرین اور دیگر فریقوں کو بھی تحقیق / تجزیے، پالیسی کی تشکیل اور فیصلہ سازی کے لیے شماریاتی ڈیٹا مہیا کرتا ہے۔

باقاعدہ بنیادوں پر شماریات کو جمع کرنے، ترتیب دینے اور ان کی بروقت ترسیل کے لیے جدید اور حساس نظام وضع کیے گئے ہیں۔ ڈیٹا کی وصولی اور پروسیسنگ کے نظاموں میں گذشتہ چند برسوں کے لیے انفارمیشن ٹیکنالوجی کے جامع اور مستعد استعمال کے ذریعے نمایاں بہتری لائی گئی ہے۔ بیشتر ڈیٹا کو الیکٹرانک بنیادوں پر اندرونی تیار کردہ سافٹ ویئر کے ذریعے جمع اور پروسیس کیا جاتا ہے۔ اسٹیٹ بینک کے بزنس پروسیس کو خودکار بنانے اور انفارمیشن ٹیکنالوجی کے مؤثر استعمال کے لیے یہ شعبہ بینک کے دیگر شعبوں کے ساتھ تعاون بھی کرتا ہے جیسے یہ ڈیٹا ویئر ہاؤس کے ذریعے خودکار پروسیس میں آئی ایس ٹی ڈی کی معاونت کرتا ہے۔ اس شعبے کی ایک اور اہم پیش رفت اس کی اہم ترین ڈیٹا بیس کا استعمال، عالمی لین دین کی رپورٹنگ کا نظام، ایس بی پی بی ایس سی کے تمام فیلڈ دفاتر میں برآمدی کارکردگی کی تصدیق کے لیے، جسے برآمدی آمدنی برآمدنی مالکاری (ای ای ای ایف) تصدیق کا نام دیا گیا ہے۔

عالمی سطح پر سرکاری شماریات کے شعبے میں ہونے والی تازہ ترین پیش رفت پر عملدرآمد، ایسی شماریات کو ہم آہنگ بنانے اور بہتری لانے کے لیے شعبہ عالمی معیارات[2] کو نافذ کرتا ہے **(باکس 1.1)**۔

---

2 شعبہ شماریات و ڈیٹا ویئر ہاؤس عالمی زری فنڈز (آئی ایم ایف) کے عمومی ڈیٹا کی ترسیل کے نظام (جی ڈی ڈی ایس) پر عمل کرتا ہے اور فنڈ کی خصوصی ڈیٹا کی ترسیل (ایس ڈی ڈی ایس) کے تقاضوں کی تکمیل کرتا ہے۔

باکس 1.1: ڈیٹا مینجمنٹ سسٹم میں بہتری لانے کے لیے شعبہ شماریات وڈیٹا ویئر ہاؤس کی جانب سے کیے جانے والے اہم اقدامات

شعبہ شماریات وڈیٹا ویئر ہاؤس ڈیٹا کو مرتب کرنے، ترسیل کے طریقوں اور عالمی معیارات کو اختیار کر رہا ہے۔ مالی سال 13ء میں اس ضمن میں متعدد اقدامات کیے گئے جنہیں ذیل میں دیا گیا ہے:

- آئی ایم ایف کے ادائیگیوں کے توازن کے چھٹے مینوئل (بی پی ایم 6) کے رہنما خطوط کا نفاذ۔
- تجارتی ڈیٹا کی درجہ بندی اور نجی شعبے کے لیے عالمی معیاری صنعتی درجہ بندی 3.1 کے لیے ہم آہنگ کوڈنگ نظام (ایچ ایس) جیسی تازہ ترین درجہ بندی کے نظاموں کو اختیار کرنے کے بعد شعبہ شماریات وڈیٹا ویئر ہاؤس آئی ایس سی 4 کو نافذ کرنے کے لیے کام کر رہا ہے۔
- غیر بینک مالی اداروں کے ڈیٹا کا حصول اور مرتب کرنا۔
- سہ ماہی بنیادوں پر پاکستان کی بین الاقوامی سرمایہ کاری پوزیشن مرتب کرنا۔
- کوآرڈی نیٹڈ ڈائریکٹ انویسٹمنٹ سروے (سی آئی ڈی ایس)، کوآرڈی نیٹڈ پورٹ فولیو انویسٹمنٹ سروے (سی پی آئی ایس) اور آئی ایم ایف کے نظر ثانی شدہ فارمیٹ پر عالمی سرمایہ کاری پوزیشن (آئی آئی پی) کے میٹا ڈیٹا کی تازہ کاری کی گئی۔
- فنڈز کھاتوں کے بہاؤ کو مرتب کرنے کے لیے قومی کھاتوں کے نظام 2008ء (ایس این اے 2008ء) کے پہلے مرحلے کے نفاذ کے بعد دوسرا مرحلہ نفاذ کے پروسیس میں ہے۔
- مالی سال 11ء میں وسائل اور فنڈز کے استعمال پر رپورٹ 'غیر مالی سرکاری شعبے' کے لیے مرتب اور جاری کی گئی۔
- قرضوں اور امانتوں پر علاقائی ڈیٹا کو مرتب کرنا اور اس کی ترسیل۔
- پاکستان کے مالی شعبے کے مالی گوشوارے کا تجزیہ۔
- آئی ایم ایف کے آر او ایس سی مشنز کی جانب سے دی گئی سفارشات کا نفاذ۔